انہیں Graduate Teaching Excellence Award ملا۔ بعدازاں معروف سکالرز سے مذہبی تعلیم حاصل کی۔ کئی تحقیقی نوعیت کی کتابوں کے مصنف ہیں۔

''ایک آنکھ والا دجال'' مصنف کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو ماہنامہ ''بتول'' میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس کتاب میں وہ جدید ٹیکنالوجی کی بے پناہ ترقی کو دجالی فتنہ قرار دیتے ہیں۔ اسلامی ممالک کے عوام دھوکہ کھا رہے ہیں اور بے حیائی' عریانی اور فحاشی پھیلانے والے مغربی پروگرام اپنے گھروں کے اندر دیکھ کر دجالی فتنہ میں مبتلا ہوتے چلے جارہے ہیں۔ مغربی تہذیب مسلمانوں کے اندر رواج پارہی ہے اور وہ اپنی تہذیب سے بیگانہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ٹیلی ویژن کے حیا سوز پروگرام' موسیقی' مخلوط تعلیم' والدین سے بےتعلقی انہیں بے لگام آزادی کی طرف لے جا رہی ہے۔ مصنف نے اس کتاب کے اندر جذبۂ خیر خواہی کے تحت موجودہ حالات میں صحیح طرزِ عمل کی طرف راہنمائی کی ہے اور یہ وہی طرزِ عمل ہے جو قرآن وسنت سے ماخوذ اور فلاح کے لیے ضروری ہے۔ اگر اس طرزِ عمل کو اختیار نہ کیا جائے گا تو بے راہ روی انسان کی عاقبت کو خراب کر دے گی۔ کتاب کی تحریر تأثیر سے مملو ہے۔

(۵)

نام کتاب : زلزلہ' زخم اور زندگی

مصنف : ڈاکٹر آصف محمود جاہ

ضخامت: 144 صفحات ۔ قیمت: 150 روپے

ملنے کا پتہ: علم وعرفان پبلشرز' 34۔ اردو بازار لاہور

ڈاکٹر آصف محمود جاہ ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ تین سال تک میو ہسپتال میں ملازمت کی۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کا روزی کا وسیلہ کوئی اور ہو جائے تو وہ اپنی طبی قابلیت دُکھی انسانوں کے لیے وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی۔ وہ مقابلے کے امتحان میں بیٹھے' کامیاب ہوئے اور کسٹم ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم تعینات ہو گئے۔ آج کل انٹیلی جنس ایڈیشنل ڈائریکٹر ہیں۔ وہ اپنے فرائض منصبی دیانت داری کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ دفتری اوقات کے علاوہ ان کا بیشتر وقت خدمت خلق میں گزرتا ہے۔ رات گئے تک کسٹم

ویلفیئر کلینک ستلج بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مریضوں کو دیکھتے اور ادویات دیتے ہیں۔ اس فری کلینک میں بعض تشخیصی ٹیسٹوں کی سہولت بھی موجود ہے۔

۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کے زلزلے نے شمالی علاقہ جات' بالاکوٹ اور آزاد کشمیر میں قیامت برپا کردی۔ بارونق آبادیاں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ ہزاروں لوگ موت کے منہ میں چلے گئے۔ باقی بچنے والوں کے پاس سر چھپانے کو چھت نہ تھی' ان میں بیشتر مریض اور اپاہج تھے۔ ڈاکٹر آصف محمود جاہ زلزلہ زدگان کی فوری ضروریات کی چیزیں اور ادویات لے کر اپنی ٹیم کے ساتھ دشوار گزار پہاڑی علاقوں میں پہنچ گئے' جہاں انہوں نے سینکڑوں ضرورت مندوں کی مدد کی اور لاتعداد مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے آفت زدہ علاقوں کا ایک نہیں کئی مرتبہ دورہ کیا۔

زیر تبصرہ کتاب میں ڈاکٹر صاحب کے درجن بھر مضامین شامل ہیں جن میں انہوں نے زلزلے کی تباہ کاریوں کا آنکھوں دیکھا حال لکھا ہے' اور اُن مشکلات کا ذکر کیا ہے جو اُن کو زلزلہ زدگان تک پہنچنے اور ان کی امداد کرنے کے دوران پیش آئیں۔ زلزلہ زدگان کی امداد کے کام میں ڈاکٹر صاحب کی محنت اور مشقت کے بارے میں معروف کالم نگاروں نے اظہار خیال کیا اور اُن کی تحسین کی۔ اخبارات اور جرائد میں شائع ہونے والے مذکورہ کالم بھی کتاب میں شامل ہیں۔ کتاب کے اخیر میں ڈاکٹر صاحب کے تین انٹرویوز ہیں جن سے اُن کے حالات کی تفصیل ملتی ہے کہ کس طرح سے وہ ذمہ دار آفیسر کے طور پر فرائض کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی ہمت قابل داد ہے کہ وہ اس قدر مصروف ہونے کے باوجود اس کتاب کے علاوہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں ''فیملی ہیلتھ'' اور ''ٹین ایج گائیڈ'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ توقع ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ بہت سے قارئین کے اندر دکھی انسانیت کی خدمت کا جذبہ بیدار کردے گا۔ اس طرح اس کتاب کی افادیت کے بھرپور اثرات ظاہر ہوں گے۔ کتاب میں آرٹ پیپر پر بارہ تصاویر بھی ہیں جو زلزلے کی تباہ کاریوں کے مختلف مناظر دکھا رہی ہیں۔ کتاب مجلد ہے۔ قیمت کچھ زیادہ ہے۔ ایسی مفید کتاب کی قیمت کم ہونی چاہیے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچ سکے۔